سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

شورش کاشمیری

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

مطبوعاتِ چٹان

۸۸ میکلوڈ روڈ ○ لاہور

یہ جہاد ہے۔"

مؤمن خان مومن کے ایک عقیدہ تصنیف کے دعائیہ اشعار سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے نزدیک جہاد کی علی التواتر تلقین و ترغیب کا مقصد ہندوستان سے انگریزوں کا اخراج تھا۔

(ملاحظہ ہو جماعت مجاہدین مصنفہ غلام رسول مہر صفحہ ۱۱تا۱۶)

مولانا غلام رسول مہر کی تحقیق کے مطابق حضرت سید احمد شہیدؒ کے جہاد کا رُخ انگریزوں سے ہٹا کر سکھوں کی طرف پھیرنے والے سرسید احمد خان ہیں۔

(دیکھو سیرت سید احمد شہیدؒ صفحہ ۲۵۲ عنوان افسانہ طرازیاں)

جہاد کا خوف

انگریزوں نے ہندوستان تو فتح کر لیا لیکن مسلمانوں کے دل و دماغ میں جہاد کا جو عقیدہ راسخ تھا وہ اس کی عالمی رورح سے غافل نہ تھے، اور اس کا تجربہ انہیں مسلمان ملکوں میں خصوصیت سے ہو رہا تھا بلکہ صلیبی جنگوں کا ایک پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے تھا۔ لائیڈ جارج نے گو بہت بعد میں کہا لیکن انگریزوں کے تحت الشعور میں یہ خیال ہمیشہ جاگزیں رہا کہ قرآن ہمارے راستے کی بہت بڑی روک ہے۔

اپنی اس کھلی ہار (۱۸۵۷ء) کے بعد علماء نے پینترا بدلا اور زور دینا شروع کیا کہ ہندوستان دارالسلام سے دارالحرب ہو گیا ہے۔ اس ذہنی صف بندی کی ایک گونہ تفصیلات ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی تصنیف "ہمارے ہندوستانی مسلمان" سے معلوم ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں ان علمائے کرام کے فتاویٰ بھی درج ہیں جو جسمانی امن کے بعد انگریزی حکومت کے پرستاروں اور گماشتوں کی معرفت حاصل کئے گئے ——— مثلاً شمالی ہند کے دو رام پوری اور سات لکھنوی علماء کا فتویٰ جو سید امیر حسین شاہ اسسٹنٹ کمشنر بھاگل پور کے استفسار پر جاری کیا گیا اس پر ۱۷ جولائی ۱۸۷۰ء کی تاریخ ثبت ہے "ہندوستان میں جہاد جائز ہے

یا نہیں؟" کا جواب دیتے ہوئے ان علمائے کرام کا ارشاد ہے کہ :

"مسلمان رعایا کے پاس نہ اپنے حاکموں کے ساتھ لڑنے کی طاقت ہے نہ ان کے پاس ہتھیار ہیں، برخلاف اس کے اگر لڑائی شروع کر دی جائے تو شکست ناگزیر ہے جس سے اسلام کی عزت کو نقصان پہنچے گا۔ لہذا جہاد واجب نہیں۔ ضروری ہے کہ جہاد کیا جائے تو اس میں مسلمانوں کی فتح اور اسلام کی برتری کا قیاس غالب ہو اگر اس قسم کے قیاس کا امکان نہ ہو تو جہاد ناجائز ہے"۔

اسی کتاب میں ایک اور فتویٰ محمڈن سوسائٹی کلکتہ کی طرف سے مرقوم ہے جس میں جہاد کو بغاوت سے تعبیر کیا گیا اور مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ بغاوت کی صورت میں اپنے حاکموں کا ساتھ دیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جماعت مجاہدین کا قافلہ شمال مغربی سرحدی علاقوں میں سرگرم تھا اور انگریزوں نے ان پر لگاتار چڑھائیاں کر رکھی تھیں —— اس جذبے کو مدھم کرنے کے لئے جمال دین ابن عبداللہ، شیخ عمر، حنفی مفتی مکہ معظمہ، احمد بن ذہنی شافعی مفتی مکہ معظمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ معظمہ سے اس مطلب کے فتوے حاصل کئے گئے کہ ہندوستان دار السلام ہے۔

علماء کے خلاف مقدمات

انگریزوں نے جنگ امبیلہ (سرحد) ۱۸۶۳ء کے بعد ان مجاہدین و معاونین پر ہاتھ صاف کرنا شروع کئے جو ہندوستان کو دار الحرب کہتے اور جہاد و غزا کے علمبردار تھے، ایک پٹھان غزن خان کی مخبری پر مجاہدین کے تمام مددگار پکڑے گئے اور مندرجہ تحت پانچ مقدمہائے سازش کی بنا رکھی گئی۔

۱۔ مقدمہ سازش انبالہ (۱۸۶۴ء) میں گیارہ ملزم تھے، مولانا یحییٰ علی صادق پوری ان کے امیر تھے بقول راونشا مولانا کو "امیر الواعظین" کا خطاب حاصل تھا۔ سر ہربرٹ نے انہیں سزائے موت سناتے ہوئے فیصلہ میں لکھا۔

"یہ شخص اسلام کے قابل نفرت اصولوں (جہاد وغیرہ) کی اشاعت کرتا رہا اور اپنی سازشوں سے برطانوی ہند کو ایک خطرناک سرحدی جنگ میں دھکیل دیا، اس کا تعلق ایک موروثی باغی جہادی خاندان سے ہے۔"

مولانا یحییٰ علی کی سزائے موت اس دلیل سے عمر قید بہ عبور دریائے شور میں بدل دی گئی کہ ڈپٹی کمشنر پھانسی گھر پہنچا اور چیف کورٹ کا حکم پڑھ کر سنایا کہ تم لوگ پھانسی پانے کو بہت دوست رکھتے اور شہادت سمجھتے ہو لہذا سرکار تمہاری چہیتی سزا تم کو نہیں دے گی تمہاری سزائے موت عمر قید میں بدل دی گئی ہے۔ مولانا کی داڑھی کے بال بہ جبر کتر دیئے گئے تو آپ کترے ہوئے بالوں کو اٹھا اٹھا کر کہتے، افسوس نہ کر، تو اللہ کی راہ میں پکڑی گئی اس واسطے کتری گئی اور مجھ سے بازی لے گئی۔ (تواریخ عجیب صفحہ ۴۴)

ان کے علاوہ مولانا عبد الرحیم صادقپوری اور میاں عبد الغفار کو بھی عمر قید کی سزائیں دی گئیں۔ دونوں نے ۲۸، ۲۸ برس جزیرہ انڈیمان میں بسر کیے، ان میں قاضی میاں جان جیل ہی میں وفات پا گئے۔

۲۔ مقدمہ سازش پٹنہ (۱۸۶۵ء) میں سید صاحب کے خلیفہ مولانا احمد اللہ صادقپوری کو موت کی سزا دی گئی جو عمر قید میں تبدیل ہو گئی لیکن کالے پانی ہی میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۳۔ مقدمہ سازش راجہ محل (۱۸۷۰ء) ابراہیم منڈل کو عمر قید بہ عبور دریائے شور کے علاوہ ضبطیٔ جائیداد کی سزا دی گئی۔

۴۔ مقدمہ سازش مالوہ (۱۸۷۰ء) مولوی امیر الدین کے خلاف الزام یہ تھا کہ روپیہ اور آدمی سرحد کو بھیجتے تھے، عمر قید کی سزا پائی۔

لہ ان تفصیلات کیلئے دیکھو "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" مؤلفہ مسعود عالم ندوی صفحہ ۱۰۶ تا ۱۸۱۔